www.aaiil.org

مُصلح مَوعُود کی پیشگوئی پر ایک اجمالی نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک وجیہ، پاک اور زکی لڑکے کے عطا کئے جانے کی پیشگوئی شائع کی اور بعد میں حضور نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع کیا جو سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے اس اشتہار میں صرف دو جگہ پر حضور نے اس پیشگوئی کے مصداق کا نام مصلح موعود رکھا اس واسطے یہ پیشگوئی یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی احمدی جماعت میں مُصلح مَوعُود کی پیشگوئی کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔

۱ - اس پیشگوئی کے بعد مئی ۱۸۸۶ء میں آپ کے گھر ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام "عصمت" رکھا گیا اسکی پیدائش پر مخالفین کی طرف سے ایک طوفان بے تمیزی اٹھا اور طرح طرح سے ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا کہ پیشگوئی تو ایک عظیم الشان لڑکے کی تھی جس سے قوموں نے ہدایت پانا تھی لیکن پیدا ہوئی لڑکی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان معترضین کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

"ہم اس کے جواب میں بجز اسکے کیا کہیں کہ اے خدائے قادر مطلق یہ لوگ اندھے ہیں انکو آنکھیں بخش یہ نادان ہیں انکو سمجھ عطا کر یہ شرارتوں سے بھرے ہوئے ہیں انکو نیکی کی توفیق دے بھلا کوئی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی حمل سے پیدا ہوگا اس سے ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو میاں نبی بخش صاحب پر واجب ہے کہ اسکو کسی اخبار میں چھپوا دیں" (تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۹۵)

۲ - ۱۸۸۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا اسکی پیدائش پر آپ نے ایک اشتہار جس کا عنوان "خوشخبری" تھا شائع کیا اور اس میں لکھا کہ

"اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی ... آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا فالحمد للہ علی ذالک"

جماعت احمدیہ میں یہ لڑکا بشیر اول کے نام سے مشہور ہے۔ اسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ

"جب بشیر پیدا ہوا تو اسکی پیدائش کے بعد صدہا خطوط پنجاب اور ہندوستان سے اس مضمون کے پہنچے کہ کیا یہ لڑکا وہی ہے جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کو یہی جواب دیا گیا کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا ہاں گمان غالب ہے کہ یہی ہو کیونکہ اسکی ذاتی بزرگی الہامات میں بیان کی گئی ہے ... اور اسی بنا پر قیاسی طور پر گمان کیا گیا تھا کہ غالباً یہی مصلح موعود ہو" (تشحیذ الاذہان جلد ۳ صفحہ ۱۹)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور مصلحت کے ماتحت ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اس لڑکے کو وفات دیدی اور اس طرح ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجتہاد لڑکے کے بارے میں صحیح نہیں تھا وہ موعود کوئی اور ہی ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

3 - ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوئے تو آپ نے لکھا کہ

"اس لڑکے کا نام محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا کوئی اور ہے" (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری زندگی کبھی یہ نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر انکشاف کر دیا اور الہاماً اطلاع دیدی ہے کہ میرا بیٹا بشیر الدین محمود احمد ہی مصلح موعود ہے۔ ہم احمدی حضرات سے پوچھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کبھی ایسا انکشاف ہوا یا نہیں اگر ہوا ہے تو کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ اسکے الفاظ کیا ہیں؟ اور کس کتاب میں ہیں۔

4 - سبز اشتہار میں بھی ایک نہیں بلکہ دو پیشگوئیاں ہیں ایک مصلح موعود کے متعلق اور دوسری ایک معمولی لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق ہے۔ جو مصلح موعود کے متعلق ہے اس کا ذکر سبز اشتہار کے صفحہ 7 اور 21 کے حاشیہ میں ہے اور جو معمولی لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق ہے وہ سبز اشتہار کے صفحہ 7 پر ہے اسی کے مطابق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوئے (حقیقۃ الوحی 360)

5 - ۱۸۹۳ء میں مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے پیدا ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکے متعلق لکھا کہ

"میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے ۔ ۔ ۔

۔ ۔ اور میرا نُور قریب ہے (شاید نُور سے مراد پسر موعود ہو) (تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

6 - ۱۸۹۵ء میں جناب مرزا شریف احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر پیدا ہوئے

7 - حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں حضور کے فرزند اول بشیر احمد کی وفات کے بعد اور مبارک احمد کی پیدائش سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی اور لڑکے کو اس پیشگوئی کا مصداق نہیں سمجھا ۔ جیسا کہ حضرت اقدس لکھتے ہیں

"بے شک مجھے الہام ہُوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے اگر ہے تو لعنت ہے مجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے" (حجۃ اللہ صفحہ ۱۰)

8 - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر چوتھے لڑکے کے متعلق پیشگوئی کی اور وہ یہ ہے (ترجمہ عربی)

"اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹوں کے متعلق خوشخبری پر خوشخبری دی یہاں تک کہ ان کا عدد تین تک پہنچ گیا اور ان کے وجود سے پہلے الہام کے ساتھ ان کی خوشخبری دی سو میں نے ان خبروں کو ان کے پیدا ہونے سے پہلے خاص و عام میں شائع کیا اور تم ان اشتہاروں کو پڑھتے ہو پھر تعصب کی وجہ سے انکی پرواہ نہیں کرتے اور میرے رب نے اپنی رحمت سے مجھے چوتھے کی خوشخبری دی ہے اور فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا" ۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۸۲ ۱۸۹۷ء)

اس عبارت سے معلوم ہُوا کہ پہلے تین لڑکوں یعنی بشیر الدین محمود احمد صاحب، بشیر احمد صاحب، شریف احمد صاحب کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ پر انکشاف کر دیا اور بذریعہ الہام آپکو بتلا دیا کہ ان تینوں میں سے کوئی مصلح موعود نہیں ہے بلکہ تین کو چار کرنیوالا ۱۸۹۷ء تک پیدا نہیں ہُوا اسکی انتظار ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکی مزید وضاحت کرتے ہیں

"پھر ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہُوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کر دے گا اسوقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا اور اس الہام کے معنے یہ تھے کہ تین لڑکے تجھکو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴ ۱۸۹۷ء)

اس الہامی تعیین سے یہ تو معاملہ صاف ہو گیا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا لڑکا جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق تھا یا بالفاظ دیگر مصلح موعود تھا اسکی انتظار ہے اور ان تینوں میں سے کوئی بھی مصلح موعود نہیں ہے۔

9 - ۱۸۹۹ء میں جب مبارک احمد پیدا ہُوا تو آپ نے لکھا کہ

"میرے چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا نشان ہے جو انشاء اللہ ناظرین کیلئے موجب زیادت علم و یقین ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہُوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہُوا اور اسکی پیدائش کے دن یعنی بروز چار شنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہُوا" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

غرض ۱۸۹۹ء میں جب مبارک احمد پیدا ہُوا تو حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں بیان کردہ بعض علامات کو اپنے خیال کے مطابق اسکے وجود میں پُورا ہوتے دیکھکر اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں اسکو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیدیا اور اسکے بعد اس کی حیات تک آپ اسی کو اس پیشگوئی کا مصداق سمجھتے رہے اسی واسطے آپ نے اس کے متعلق یہ شعر بھی لکھا کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ۔ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

10 - آپ کے یہ سارے اجتہاد جو مرزا مبارک احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کے متعلق تھے صحیح نہ نکلے اور ۱۹۰۷ء میں مرزا مبارک احمد کی بھی وفات

ہو گئی ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے

" جب مبارک احمد فوت ہوگیا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور شبیہ ہوگا" (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

۱۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارک احمد کی وفات کے بعد اپنے تینوں لڑکوں میں سے کسی پر اس مصلح موعود والی پیشگوئی کو چسپاں نہیں کیا ۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے آپکو ایک اور لڑکے کی خوشخبری دی جو مبارک احمد کے قائم مقام اور شبیہ ہوگا ۔

۱۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جب آپکی بعض پیشگوئیوں پر مخالفین کی طرف سے اعتراضات کئے گئے تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے انکے جواب میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" ان اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک پانچویں لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر پیشتر اس کے حضرت اقدس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوگئی تو اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے جناب بشیر الدین محمود صاحب نے صاف لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی موجودہ زمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی بلکہ یہ ان خبروں میں سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئندہ زمانہ کے متعلق دی ہیں ۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ۔

" ...... اسکے بعد لازم ہے کہ ہر ایک الہام جو آئندہ بیٹے کی نسبت ہو وہ آئندہ نسل کیلئے ہو اور پھر یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ زبان کے لحاظ سے بھی بیٹا آئندہ نسل کے کسی فرد پر بھی بولا جاتا ہے ...... سو اگر اس الہام کی بنا پر ایک آئندہ ہونے والے لڑکے کی بشارت اس رنگ میں دیدی گئی کہ وہ تیری ہی اولاد سے ہوگا تو کیا حرج ہوا ۔ جب دنیا اپنے طور پر ایک شخص کو صدیوں گذرنے کے بعد بھی ایک دوسرے شخص کا بیٹا قرار دیتی ہے اور عمر بن عبد العزیز اور ہارون الرشید امیہ اور عباس کے لڑکے کہلاتے ہیں تو کیا وجہ کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے کسی آئندہ ہونے والے لڑکے کو ان کے لڑکے کے نام سے پکار نہ سکے ... مگر حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی لڑکے کو اگر خدا تعالیٰ نے کسی مصلحت کیوجہ سے ان کا لڑکا قرار دیا اور اسی کے وجود کی انکو بشارت دی تو وہ ناجائز ٹھہرا ... مگر حضرت صاحب کی نسل میں سے ایک بچہ کو اگر ان کا لڑکا قرار دیا گیا تو کونسا اندھیر آگیا ... اور خدا تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ کون ان کا بیٹا ہونے کے لائق ہے اسلئے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کر دے خبر دی جائے اور اسکو حضرت صاحب کا بیٹا قرار دیا جائے تو کیا حرج ہے ... جو حضرت ابراہیمؑ کی طرز پر کام کرتا اور ان کے بتائے ہوئے رستہ پر چلتا ہے اور اسلام قبول کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایسا ہے جیسے حضرت ابراہیم کا بیٹا ... تو پھر حضرت اقدس پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان کو ایک لڑکے کا وعدہ تھا جو پورا نہ ہوا خدا کے وعدے ٹلا نہیں کرتے اور وہ پورے ہو کر رہتے ہیں اسی طرح یہاں بھی ہوگا ۔ ان الہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدس سے لڑکا ہوگا ۔ بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائیگا جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائیگا ......

... پس صاف ظاہر ہے کہ وہ الہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے خواہ پوتا ہو یا پڑپوتا ہو یا کچھ مدت بعد ہو ......

... پس جب سب نبیوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور انہوں نے آئندہ زمانہ کی خبریں بھی دی ہیں تو اگر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی آئندہ کی خبریں دیں اور بتایا کہ میری نسل میں سے ایک ایسا لڑکا ہوگا جسکی ہیبت اس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اسکی مدد کیلئے اتر آیا تو کیا ہوا اس سے تو انکی اور بھی سچائی ثابت ہوگی اور اس وقت کے لوگ اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے اور مزہ اٹھائیں گے ... ورنہ جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں یہ بیٹے کی پیشگوئی تو کسی ایسے لڑکے کی نسبت ہے جو آپکی نسل سے ہوگا اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہوگی اور یہ بھی میں ثابت کر چکا ہوں کہ

حضرت اقدس کے الہامات میں ہی اس قسم کے استعارات نہیں ہیں بلکہ پہلے نبیوں کے کلام میں اور قرآن و حدیث میں بھی ہیں کہ بیٹا کہا جاتا ہے اور مراد نسل میں سے کوئی آدمی ہوتا ہے" (صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے ص)

ان تمام تحریرات کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل بات وہی سچی تھی جو حضرت صاحب نے حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ علیہ کو لکھی کہ "اب تک قیاسی طور پر میرا خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہامات اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب یہ الہام ہوا تو کشفی عالم میں چار پھل مجھکو دیئے گئے ہیں تین ان میں سے تو آم کے پھل تھے مگر ایک پھل سبز رنگ کا بہت بڑا تھا وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی ہے اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے سو یہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب" (تذکرہ ص147)

"وہ جب اس تیسرے نکاح کیلئے اشارہ غیبی ہوا ہے تب سے طبیعت متفکر اور متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے" (الحکم 17 جون 1903ء خط 20 اگست 1886ء)

ان حوالجات سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو بعض اشارات غیبیہ ایسے ہو رہے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اس موعود لڑکے کی ولادت کیلئے کسی اور اہلیہ سے نکاح کرنا تقدیر مبرم ہے گویا یہ تقدیر مبرم تھی کہ موعود لڑکا آپ کی کسی اور اہلیہ سے ہو وہ موجودہ اہلیہ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ موجودہ بی بی سے تو فقط تین پھل مقدر تھے جو دنیا کے پھل تھے اور وہ آسمانی پھل جو موعود لڑکے کی شکل میں ملنے والا تھا اسکی ولادت کسی اور بی بی سے مقدر تھی اور یہ تقدیر مبرم تھی۔ پیشگوئیوں وغیرہ کے مقابلہ میں واقعات و عقائد کی صحت کی پرواہ نہ کرنیوالے اس صورت حالات پر چشم بصیرت سے غور کریں کہ یہ راستہ کیسا مخدوش اور کس قدر پیچدار ہے۔ کیا ان حالات سے یہ استنباط نہیں ہو سکتا کہ حضرت صاحب کو متواتر الہامات اور کشوف سے بطور تقدیر مبرم یہ بتایا گیا کہ پسر موعود ان دونوں بیویوں سے نہیں ہوگا بلکہ جسطرح تیسری شادی کبھی جسمانی طور پر وقوعہ میں آئی ہی نہیں اسی طرح بیٹے سے بھی جسمانی بیٹا مراد نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ دونوں جماعتوں میں یہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری زندگی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق بتلایا ہے یا نہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت صاحب نے ساری زندگی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر ہماری یہ بات غلط ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف ایک حوالہ ایسا دکھایا جائے جس میں یہ لکھا ہو کہ میرا بیٹا بشیر الدین محمود احمد صاحب اشتہار 20 فروری 1886ء یا سبز اشتہار مورخہ 17 ماہ لکھ کے مطابق پیدا ہوا ہے یا مصداق ہے اور مصلح موعود ہے تو منہ مانگا انعام لیں۔ ان تمام حوالجات سے عیاں ہے کہ آج ہم جو تشریح کرتے ہیں وہ وہی ہے جو پون صدی پیشتر خود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے قلم سے فرما چکے ہیں ہمارے بھائی اگر ہماری بات ماننے کیلئے تیار نہیں تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کو قبول کریں اگر وہ بھی نہیں مانتے تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بات کو تو رد نہ کریں۔ والسلام

شائع کردہ: احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیجی ـ 12 باؤ سٹریٹ۔ صُوا۔ فیجی